سرکاری رپورٹ　　　　　　　　پانچواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۶ مئی ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۴ ہجری بروز جمعۃ المبارک۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	وقفہ سوالات۔	۲
۳	موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	۳۵
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۳۵
۵	تحریک التواء نمبر ۱۴ منجانب جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ (خلاف ضابطہ قرار دی گئی)	۵۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا اجلاس مورخہ ۱۶ مئی ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت جناب الحاج جمال شاہ کاکڑ اسپیکر بوقت ۱۰ بجکر ۲۵ منٹ پر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

(مولانا عبدالمتین آخوندزادہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ☆ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ☆ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ☆ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمِیْنَ ☆ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

ترجمہ: ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا (خدایا) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا) ہم پر (سعادت کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے) اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: نواب صاحب وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد اکبر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! اس ایوان میں قرارداد پیش کی گئی تھی۔۔۔

(مداخلت۔متواتر شور۔کئی معزز اراکین کھڑے ہوگئے)

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑے ہوجائیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: اس ایوان کے اندر قرارداد پیش کی گئی تھی اور اس قرارداد پر چودہ دن کے اندر کمیٹی بنانے کو کہا گیا تھا لیکن۔۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم صاحب آپ اسوقت پوائنٹ آف آرڈر پر بول نہیں سکتے۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر آپ سُن تو لیں کہ۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔وقفہ سوالات کے بعد پھر آپ بولیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: کل انہوں نے پرٹ رکھے ہیں ڈھائی مہینے کے بعد وہ کمیٹی تشکیل نہیں پائی اور کمیٹی۔۔۔۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم صاحب پلیز آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع دیں گے جی محمد اکبر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد اکبر مینگل: سوال نمبر ۵۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆۵ جناب محمد اکبر مینگل:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق رکن صوبائی اسمبلی جناب محمد اسلم گچکی کے قاتلوں کی گرفتاری تا حال عمل میں نہیں آئی ہے۔

(ب) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان قاتلوں کو تا حال گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز اس سلسلے میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات کیے ہیں تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر داخلہ:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سابق رکن اسمبلی جناب محمد اسلم گچکی کے قاتلوں کی تا حال گرفتاری عمل میں نہیں آئی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ جناب میر محمد اسلم گچکی کے نامزد قاتلوں میں سے چار افراد جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) قادر بخش ولد حسن (۲) عبدالخالق ولد علی مراد (۳) عبدالنبی ولد خدا بخش (۴) محمد خان ولد رحیم بخش اقوام محمد حسنی سکنہ تحصیل مشکے وقوعہ کے روز گرفتار ہوئے جن کو عدالت مجاز نے موت کی سزا کا حکم سنایا۔ جو کہ سینٹرل جیل مچھ میں قید ہیں اور بقیہ نامزد ملزمان تا حال روپوش ہیں جن کی گرفتاری کی کوششیں حکومتی سطح پر کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ بقیہ نامزد ملزمان تا حال گرفتار نہیں ہو سکے اس سلسلے میں ملزمان کی گرفتاری میں ہر ممکنہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور حکومت نے ایک شخص علی حیدر کو اشتہاری قرار دیا ہے اور اسکی گرفتاری کیلئے حکومت نے ایف سی اور بی آر پی کے دستے بھی علاقے میں بھیجے ہیں۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ہر ممکنہ کوششیں کر رہے ہیں کہ باقی ماندہ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے۔ جہاں تک رہا سوال حکومتی اقدامات کا تو اس سلسلے میں حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ قبائلی جرگوں کے ذریعے سے جتنے بھی تصفیہ طلب قبائلی جھگڑے ہیں انہیں باہمی افہام و تفہیم سے حل کرایا جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی اس قسم کا واقعہ رونما نہ ہو۔

جناب اسپیکر: جی اکبر مینگل صاحب کوئی ضمنی؟

جناب محمد اکبر مینگل: میں اس حوالے سے آپ سے گزارش کروں گا جیسا کہ آپ نے کہا کہ ہم نے وہاں پہ دستے بھیجے ہیں لیکن حال ہی میں ہمارے بلوچستان نیشنل پارٹی کے کارکنوں پہ حملہ ہوا اور ہمارا ایک کارکن ہلاک بھی ہوا انہی دستوں کے زیر سایہ۔ سردار صاحب اسلم جان گچکی آپ کے ایک colleague رہے ہیں دوست رہے ہیں یہاں یہ کارروائی ہمارے ہاں خفیہ اداروں کے ذریعے۔۔

جناب اسپیکر: آپ ضمنی سوال کریں تقریر نہ کریں۔ ضمنی سوال اگر ہے؟

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر مسئلہ یہ ہے کہ اسکے بعد بھی ہمارا ایک کارکن وہاں پہ ہلاک ہوا ہے اُسکے گھر پہ حملہ ہوا ہے لہذا میں نہیں سمجھتا کہ حکومت نے وہاں پہ کوئی کارروائی کی ہے یا کوئی منظم جو ہے وہاں پہ دستے بھیجے ہیں وہاں پہ صحیح کارروائی ہورہی ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جناب اسپیکر میں اس پہ یقیناً انکو بتانا چاہتا ہوں کیونکہ میں بھی اُسی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور جھالاوان میں یہ واقعہ ہوا ہے اور میں جھالاوان کا چیف بھی ہوں۔ تو اسلم جان گچکی ہمارے colleague بھی رہے ہیں لیکن انہیں خود پتہ ہے وہ قبائلی جھگڑا، دو قبائل کے درمیان جو چل رہا ہے وہ کافی مضبوط قبائل ہیں آپس میں اور ابھی recently جو جھگڑا ہوا ہے اس پہ بھی وہ ہم نے کافی کوشش کی ہے اور اگر ہماری فورسز وہاں پہنچ نہ جاتیں وہاں پر تو بہت زیادہ casualties ہوتے۔ تو ہم کوشش کررہے ہیں کہ حالات کو کنٹرول کریں لیکن آپ کو خود بھی معلوم ہے آپ بھی اسی بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں قبائلی معاشرہ ہے یہاں پر جب قبائلی مسئلے شروع ہوتے ہیں تو اُنکو کنٹرول کرنا کتنا مشکل ہے گورنمنٹ کیلئے۔ بہرحال پھر بھی ہم نے بہت حد تک کوشش کی ہے کہ اسلم جان کے قتل کے بعد وہاں پر جو ملزمان ہیں اُن میں سے چار کو ہم نے گرفتار کرلیا ہے باقی جو ہے دس آدمیوں کے خلاف عدالت میں کیس چل رہے تھے اور اُنکو عدالت سے سزائے موت ہوچکی ہیں اور وہ اشتہاری ہیں اور جونہی وہ ہمارے ہاتھ میں آئیں گے، ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اُن کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

جناب اسپیکر: Ok۔ جناب اختر حسین لانگو اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب اختر حسین لانگو: سوال نمبر 7۔

☆۷ جناب اختر حسین لانگو: (مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۲ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے مئی وجون ۲۰۰۲ء کو ڈیرہ بگٹی کے عوام کو محاصرے میں لیا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات تھیں۔ نیز محاصرے کے دوران حکومت بلوچستان کی کل کس قدر رقم خرچ ہوئی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیرداخلہ:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ مئی و جون ۲۰۰۲ء کو ڈیرہ بگٹی کے عوام کو محاصرے میں لیا گیا تھا۔ دراصل اپریل اور مئی کے مہینوں میں ڈیرہ بگٹی کے کچھ شرپسند عناصر نے گیس پائپ لائن اور دوسری گیس تنصیبات پر راکٹوں اور مہلک ہتھیاروں سے حملے شروع کر دیئے اور گیس تنصیبات پر کام کرنے والے کچھ لوگوں کو بھی اغواء کر لیا جس کی تفصیل منسلک ہے۔ جب گیس تنصیبات کو انتہائی خطرہ ہوا تو حکومت بلوچستان نے وفاقی حکومت کی درخواست پر گیس تنصیبات کی حفاظت کے لئے ایف سی کی اضافی نفری تعینات کی تاکہ تمام گیس تنصیبات کو ممکنہ ہر قسم کے نقصان سے بچایا جاسکے اور ملزموں کو گرفتار کیا جاسکے حکومت کے اس اقدام پر بگٹی قبیلے کے لوگ اردگرد کے پہاڑوں پر مورچہ زن ہو گئے جب حالات نازک صورت اختیار کر گئے تو اس دوران ایک قبائلی معتبر جس کا نام شیر علی مزاری تھا کو مصالحتی کردار ادا کرنے کیلئے کہا گیا جس کی وجہ سے ایف سی کو علاقے سے واپس بلا لیا گیا۔ اس دوران یہ فیصلہ بھی ہوا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ آئل اور گیس کمپنی (OGDCL) کے تمام امور کا جائزہ لیکر حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرے گی کمیٹی مذکورہ کا سربراہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری تھا اور دوسرے ممبران میں وزارت پٹرولیم سے متعلقہ افراد، لوکل سردار جن کے علاقے میں کام ہو رہا ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ اور ایف سی کے نمائندے شامل تھے۔

(ب) چونکہ ایف سی اور آرمی کے دستے تعینات کیے گئے تھے لہذا اس سلسلے میں حکومت بلوچستان کو کسی قسم کے خرچے کے بارے میں نہیں کہا گیا۔

اپریل 2002 سے آج تک کی مدت کے دوران ضلع ڈیرہ بگٹی میں ہونے والے دھماکوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ مورخہ 25 اپریل 2002 کو پیر کوہ گیس فیلڈ کے مقام پر چند نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے کنواں نمبر 7 اور 10 پر رات کے دس بجے راکٹ داغے گئے جس کی وجہ سے پائپ لائن پھٹ گئی اور اس میں آگ لگ گئی۔

2۔ 28 مئی 2002ء کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے چاندنی چوک یوسی ایچ میں تین راکٹ داغے گئے۔ کوئی جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔

3۔ مورخہ یکم جون اور 2 جون 2002 کو رات گیارہ بجے جکرانی بگٹی قبائلیوں کی جانب سے گیس کا کنواں نمبر 18 پر 7,8 راکٹ داغے گئے۔

4۔ مورخہ 7 جون 2002 کو شام 5 بجکر 45 منٹ پر دہشت گردوں کی جانب سے پی پی ایل گیس جو کہ پولیس اسٹیشن سوئی سے 2 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے پائپ لائن کے کنواں نمبر 14,16,18,19,22 اور 23 پر حملے کیے گئے جس کے نتیجے میں پلانٹ کے کمپریسر کو نقصان پہنچا۔

5۔ مورخہ 12 جون 2002 کو 7 بجکر 30 پر چند نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے فیلڈ لائن کے کنواں نمبر 141 ایم اور 81 یو پر فائر کیے گئے جس کے نتیجے میں فیڈر لائن کے کچھ علاقہ کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے کنواں بند ہو گیا اور فیڈر لائن بالکل تباہ ہو گئی اور اس پر دباؤ بڑھ گیا۔

6۔ مورخہ 12 جون 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں نے گیس فیلڈ (آر ڈی 342) کنواں نمبر 3 یوی ایچ پر راکٹ داغے۔ فرنٹیئر کور کے دستوں نے جوابی حملہ کیا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

7۔ مورخہ 10 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم شرپسندوں کی جانب سے کلاشنکوف سے فائرنگ کی گئی۔ اور سوئی کے مقام پر کنواں نمبر 47 کی گیس پائپ لائن کو نقصان پہنچایا۔

8۔ مورخہ 11 نومبر 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے سوئی کے مقام پر کنواں نمبر (Cab45) (سوئی) کی گیس پائپ لائن پر فائرنگ کے ذریعہ نقصان پہنچایا گیا۔

9۔ مورخہ 22 نومبر 2002ء کو لکر مزاری کے مقام پر کچھ بگٹی قبائل کے زیر زمین بم دھماکوں کی وجہ سے دو افراد زخمی ہو گئے۔

10۔ مورخہ 22 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم مجرموں کی جانب سے FC کی چیک پوسٹ نمبر 45 پر دو راکٹ داغے گئے جس کے نتیجہ میں کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

11۔ مورخہ 30 نومبر 2002ء کو کچھ نامعلوم اشخاص کی جانب سے ایک راکٹ داغا گیا۔ جو کہ آر ڈی 418 کے نزدیک آ گرا۔ اور گیس پائپ لائن کو نقصان پہنچا۔ اور جس کی وجہ سے UCH پاور پلانٹ سے گیس کی سپلائی متاثر ہوئی۔

12۔ مورخہ 4 دسمبر 2002ء کو نامعلوم بگٹی قبائلیوں نے بی جے پی چائینا کیمپ کے مقام پر ہوائی فائرنگ کی۔

13۔ مورخہ 5 دسمبر 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں نے چائینا کیمپ کے مقام پر ہوائی فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں سیکورٹی دستوں نے جوابی کارروائی کی۔

14۔ مورخہ 7 دسمبر 2002ء کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے چار راکٹ داغے گئے۔ جو کہ ایف سی پوسٹ نمبر 5 اور 7 سے بی جی پی چائینا کیمپ کے نزدیک سوئی کے مقام پر آگرے جس کے نتیجہ میں کوئی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

15۔ مورخہ 9 دسمبر 2002 کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے سوئی کے مقام تحصیل بازار کی طرف سے محمد کالونی کی جانب کلاشنکوف کے تین برسٹ فائر کیئے گئے۔

16۔ مورخہ 10 دسمبر 2002ء کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کی جانب سے RD.238 بگٹی کالونی (سندھ ایریا) کے نزدیک راکٹ داغے گئے اور دو پائپ لائنوں کو نقصان پہنچا جس کے نتیجہ میں کراچی اور شکار پور کو گیس کی سپلائی منقطع ہوگئی۔

17۔ 12 اور 13 جنوری 2003ء کے درمیان کچھ نامعلوم شرپسندوں نے شیر بیگ قلندرانی بگٹی کے گھر سوئی کے مقام پر تقریباً 30 راکٹ داغے۔

18۔ مورخہ 21 جنوری 2003ء کو کچھ نامعلوم شرپسندوں نے 18 انچ ڈایامیٹر پائپ لائن پر راکٹ داغے جس کے نتیجے میں پائپ لائن پھٹ گئی۔

19۔ مورخہ 26 جنوری 2003ء کو گیس پائپ لائن پھٹ گئی جس کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔

جناب اسپیکر: جی کوئی ضمنی؟ جی لانگو صاحب۔

جناب اختر حسین لانگو: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جناب اختر حسین لانگو صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! ہمارے علم میں آیا کہ تین ہزار کے لگ بھگ ایف سی وہاں پہ تعینات کیئے گئے ہیں کیا اسکی وجوہات سردار صاحب بتا سکتے ہیں؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): اس کے لئے کوئی الگ سوال لائیں تو پھر ہم جواب دیں گے۔ یہ تو اس سوال کا حصہ نہیں ہے یہ سوال تو پہلے انہوں نے کیا ہوا ہے۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! یہ وہی تسلسل ہے جو ابھی تک جاری ہے میرے خیال میں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): بہرحال میرے knowledge میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن وہاں پر جو ایکسیڈنگ وغیرہ ہوتے رہتے ہیں جو پائپ لائن ہے اُنکی حفاظت کیلئے ہم نے وہاں پر ایف سی deploy کی ہے۔ اور کوئی آپریشن وغیرہ کیلئے نہیں کی ہے۔ وہاں پر جو ایف سی ہم نے deploy کی ہے وہ پائپ لائن وغیرہ کی حفاظت وغیرہ کیلئے کی ہے۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! ہمارے کچھ خدشات ہیں اس حوالے سے کہ یہ جو گیس پائپ لائن کے جو باقیات ہیں یا خود ہمارے اداروں کی طرف سے ہو رہے ہیں بلوچستان میں فوج کشی کی راہ ہموار کرنے کیلئے لہذا یہ جو ایف سی کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے مختلف علاقوں میں یہ اسی حوالے سے ہے۔

جناب اسپیکر: جی جناب اختر حسین لانگو صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب اختر حسین لانگو: سوال نمبر 8۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جی سوال نمبر 8 کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

☆۸ جناب اختر حسین لانگو:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مئی رجون ۲۰۰۲ء کے دوران ضلع پنجگور میں فرنٹیئر کور کے ہاتھوں دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو قاتلوں کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں نیز مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات کیے گئے ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ مئی رجون ۲۰۰۲ء کے دوران ضلع پنجگور میں فرنٹیئر کور کی فائرنگ سے دو

افراد ہلاک ہوئے دراصل یہ واقعہ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ایف سی کے جوان پنجگور سے ملحقہ علاقہ میں معمول کی گشت پر تھے کہ انہوں نے اچانک ایک گاڑی جس میں غیر ملکی سامان لدا ہوا تھا، کو پنجگو شہر کی طرف جاتے دیکھا ایف سی کی گشتی پارٹی نے گاڑی کو روکنے کا اشارہ کیا مگر گاڑی میں سوار افراد نے بجائے روکنے کے گشتی پارٹی پر فائرنگ شروع کر دی اور شہر کی حدود میں داخل ہو گئے ایف سی والے بھی گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے لوگوں نے جب دیکھا کہ ایف سی والے گاڑی کا پیچھا کر رہے ہیں تو انہوں نے ایف سی کی گاڑی کو گھیرے میں لے لیا اور پتھراؤ شروع کر دیا۔ ایف سی والوں نے جب دیکھا کہ اب کوئی راستہ نہیں ہے تو انہوں نے ہوائی فائرنگ شروع کر دی اسی اثناء میں سمگلروں کی گاڑی نکلنے میں کامیاب ہوئی۔ واقعہ کے وقت کوئی بندہ زخمی نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی اطلاع ملی۔ ایف سی کی گشتی پارٹی واپس اپنے مقام پر آ گئی اس کے بعد شہر سے اکا دکا فائرنگ کی آوازیں آتی رہیں۔ بعد میں دو افراد کی ہلاکت جس میں سے ایک کا تعلق ایران سے تھا کی اطلاع ملی اور چند ایک کے زخمی ہونے کی۔

(ب) یہ درست نہیں کہ قاتلوں کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ وقوعہ کے روز ہی وہ جوان جو موقع پر تھے کو حراست میں لے لیا گیا مزید یہ کہ حکومت بلوچستان نے پنجگور کے واقعہ میں مرنے والے ناصر حمید ولد امید علی اور نور محمد ولد در محمد کے لواحقین کو مبلغ دو دو لاکھ روپے بطور معاوضہ دیئے اور زخمی محمد نعیم ولد محمد عیسیٰ، علی اکبر، اسحاق ولد شیر محمد اور علی جان ولد باران کو پچاس پچاس ہزار روپے دیئے جن کے چیک سابقہ منسٹر جناب حسین بخش بنگلزئی نے خود پنجگور جا کر تقسیم کیے جہاں تک رہا تعلق اس قسم کے واقعات کی روک تھام کا تو حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔ کہ فرنٹیئر کور کے دائرہ اختیار کو محدود کیا جائے تاکہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کی جا سکے۔

جناب اختر حسین لانگو: سردار ثناء اللہ صاحب سے سب سے پہلے تو میں یہ سوال کروں گا کہ کیا ایف سی کو شہر کے بیچ میں ناکہ لگانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر: جی؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) سر ایف سی تو ویسے تو بارڈر کیلئے ہیں لیکن جب یہاں پر جن علاقوں میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو یا حکومت یہ سمجھے کہ یہاں پر پولیس یا لیویز سے حالات

کنٹرول نہیں ہوتے ہیں تو وہاں پر ایف سی کو بُلایا جاتا ہے اور ایف سی کو ٹاسک لگانے کی اجازت دی جاتی ہے وہ کچھ وقت تک اور کچھ ٹائم تک رہتے ہیں اسکے بعد جب حالات کنٹرول ہو جاتے ہیں تو اسکے بعد وہاں سے ایف سی کو ہٹا دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا ایف سی خود آتی ہے یا پھر حکومت بُلاتی ہے؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور) حکومت بُلاتی ہے خود نہیں آتی۔ آپ کی انتظامیہ اُسے بلاتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی اکبر صاحب۔

جناب محمد اکبر مینگل: سردار صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ یہ جو واقعہ ہوا تھا اسکے فوراً بعد آپ نے ایک جلسہ ہنگور میں کیا تھا اور شاید آپ نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ایسے واقعات اگر رونما ہوئے تو آپ اپنے ایم پی اے کی جو ممبر شپ ہے اس سے استعفیٰ دیں گے۔ اُسوقت تو آپ نے میرے خیال میں یہ جوابات نہیں بتائے تھے جو آجکل یہاں پہ آپ نے ہمیں written میں دیئے ہیں اور یہ میرے خیال میں دہشت گرد نہیں ہے یہ الگ بات ہے بلوچستان کے بارڈر پہ جتنے بھی ایف سی کی چیک پوسٹیں ہیں جب ہم وہاں سے گزرتے ہیں تو انہیں سارے بلوچستانی دہشت گرد نظر آتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مینگل صاحب آپ سُنیں تقریر نہ کریں۔ ایک تو جلسے کی بات ہے اور ایک یہاں پر جو سرکاری سوال آیا ہے اُسکا اُنہوں نے جواب دے دیا۔ اب چوک پر جو اُس نے کہا وہ تو ۔۔۔۔ یہاں پر اگر آپ کو کچھ ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں۔

جناب محمد اکبر مینگل: جناب یہ بھی اسی حوالے سے ہے جناب اسپیکر صاحب۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): ایسی کوئی بات نہیں ہے میں نے یہ کہا تھا کہ آپ سب لوگ آئیں مشترکہ طور پر جو بھی آپ نے کرنا ہوگا استعفیٰ دینا ہوگا ہم سب مشترکہ طور پر استعفیٰ دیں اکیلے اکیلے استعفیٰ دینے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا دوسری بات یہ ہے کہ جو آپ نے ضمنی سوال کیا وہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کیا ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب اختر حسین لانگو: جناب سردار صاحب میرا ایک ضمنی سوال ہے اسمیں آپ نے لکھا ہے کہ ملزموں کو

تا حال گرفتار نہیں کیا گیا۔ کیا ہم اس کو حکومت کی کمزوری سمجھیں؟ دوسری بات یہ ہے آپ نے لکھا ہے کہ معاوضے کے طور پہ پچاس پچاس ہزار روپے زخمیوں کو دیے گئے ہیں۔ کیا ہم اسی طرح لوگوں کو مارتے رہیں گے اور پچاس پچاس ہزار روپے گھروں میں تقسیم کرتے رہیں گے؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): ایک تو گورنمنٹ کا procedure ہے وہ تو ظاہر ہے کہ جہاں بھی کسی کے ساتھ زیادتی ہو وہاں پر گورنمنٹ جو ہے اُن کے ازالے کے لئے جو بھی مناسب سمجھتی ہے زخمیوں کو پیسے دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ ملزمان پکڑے نہیں گئے ہیں تو اسکا جواب دیدوں؟ اگر ملزمان پکڑے نہیں جاتے اختر جان تو آپ نے بھی تو کہا تھا کہ جب تک ملزمان پکڑے نہیں جائیں گے ہم جو ہیں حلف نہیں اُٹھائیں گے تو اس بات کی کہ اسمبلی میں آپکے بیٹھنے کا مسئلہ ہی یہی ہے کہ ملزمان پکڑے گئے ہیں اگر ملزمان پکڑے نہ جاتے تو آپ کیسے اسمبلی میں بیٹھتے؟

جناب اختر حسین لانگو: سردار صاحب یہ کورٹ نے ہمیں یقین دہانی کرائی تھی کہ ملزمان گرفتار ہوں گے اس لئے ہم نے حلف اُٹھالیا۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) اسکا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہو گئے ہیں جو آپ بیٹھ گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ لوگ آپس میں نہ بولیں۔

جناب اختر حسین لانگو: ہم یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آیا ہمیں جو یقین دہانی کرائی گئی تھی اُس پہ عملدرآمد ہوا ہے یا نہیں؟ اور اس سلسلے میں کون کون گرفتار ہوئے ہیں؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور) آپکے اسمبلی میں بیٹھنے سے یہ ثبوت ہے آپ ہمارے سامنے اسمبلی میں جب بیٹھے ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہوئے ہیں۔ اگر نیشنل اسمبلی ۔۔۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ "اگر ملزمان گرفتار نہیں ہوں گے ہم حلف نہیں اُٹھائیں گے" تو اسکا مطلب ہے کہ ملزمان گرفتار ہوئے ہیں تو آپ نے حلف اُٹھائے ہیں ویسے آپ کیسے اسمبلی میں بیٹھے ہیں؟

جناب اختر حسین لانگو: لیکن جناب اسمیں اُن ملزمان کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ آیا وہ گرفتار ہوئے ہیں یا نہیں؟ آپکے جواب میں اُنکا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! یہ جو جواب موصول ہوا ہے اسمیں بہت تضاد ہے پہلے تو یہ کہا جارہا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ نیا سوال لائیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب جو جواب موصول ہوا ہے اس میں بہت تضاد ہے پہلے تو یہ کہا جارہا تھا۔ کہ واقعے کے وقت کوئی بندہ زخمی نہیں ہوا آپ ذرا سن لیں تو کسی نہ کوئی ایسی اطلاع ملی ایف سی کی گشتی ٹیم واپس اپنے مقام پر آگئی اس کے بعد شہر سے اکی دکی فائرنگ کی آوازیں آتی رہیں بعد میں دو افراد کی ہلاکت جس میں ایک کا تعلق ایران سے تھا۔ چند ایک کی زخمی ہونے کا یہاں لکھا گیا ہے اور بعد میں لکھا گیا ہے کہ فلاں فلاں قتل ہوئے مارے گئے اور فلاں فلاں زخمی ہوئے ان کو اتنے پیسے دیے گئے یعنی ایف سی کی جانب سے واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ وہ آئے تھے اکی فائرنگ سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا اور وہ واپس چلے گئے پھر اکی دکی فائرنگ ہوتی رہی اور لوگ مرتے رہے اور زخمی ہوتے رہے اور پھر دو دو لاکھ روپے دیے ہمارے رواج میں تو دس دس لاکھ روپے جو آپس کے قتل ہوتے ہیں دس دس لاکھ روپے جرمانہ ہوتے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے دو دو لاکھ روپے دیے کہ بس ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو یہ جو ایف سی والے ہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ گرفتار نہیں کیا گیا ہے اس پر باقاعدہ مقدمہ نہیں چلا ہے اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوئی ہے کہ کس بنیاد پہ انہوں نے فائرنگ کی اور جو لوگ مارے گئے تھے کیا وہ اس میں ملوث تھے یا نہیں میرا سوال یہ ہے سردار صاحب سے؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جناب اسپیکر صاحب یہ مسئلہ کورٹ میں ہے کورٹ کو تو ہم یہاں پر ڈسکس نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ سردار اعظم موسیٰ خیل اپنا سوال نمبر (۲۰) پکاریں۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: سوال نمبر (۲۰)

☆۲۰ سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: (مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء کے اجلاس میں موخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل ایک وسیع وعریض علاقہ پر محیط ہے اور لیویز کی موجودہ تعداد

(Strength) انتظامی امور کی انجام دہی بطریق احسن نبھانے کیلئے ناکافی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع موسیٰ خیل میں لیویز کی تعداد (Strength) صوبہ کے دیگر اضلاع کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر داخلہ:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل ایک وسیع وعریض علاقہ پر محیط ہے جس کا کل رقبہ ۵۷۲۷ مربع کلومیٹر ہے اور ضلع کی کل آبادی تقریباً ۱۳۲۴۰۰ ہے ضلع میں لیویز کی کل تعداد ۲۳۰ ہے ضلع موسیٰ خیل کا شمار صوبے کی نسبت پرامن علاقوں میں ہوتا ہے۔ جہاں پر جرائم کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے جس کے لئے لیویز کی موجودہ تعداد انتظامی امور کی انجام دہی کو بطریق احسن نبھانے کے لئے مناسب ہے البتہ شرح کے لحاظ سے تعداد کم ہے۔

(ب) مندرجہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر بھی حکومت ضلع موسیٰ خیل میں لیویز کی تعداد کو دور حاضر کی ضروریات کے عین مطابق کرنے کے لئے سنجیدہ ہے۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائیگا کوئی ضمنی سوال۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب میرے سوال کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے لکھا ہے کہ موسیٰ خیل پرامن علاقہ ہے اسی وجہ سے ہم نے لیویز کی تعداد کم رکھی ہے وزیر صاحب سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ پرامن علاقے جتنے بھی بلوچستان میں ہیں ان کی ضلع وار تفصیل دی جائے کہ پرامن اضلاع میں لیویز کی تعداد کتنی ہے اسکے علاوہ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ جو پرامن اضلاع ہیں ان میں لیویز کی تعداد کس قدر ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جناب اسپیکر مسئلہ یہ ہے کہ اس میں انہوں نے جو لکھا ہے وہ پرنٹنگ کا کوئی مسئلہ ہوگا جہاں پر پرامن علاقے ہیں میرٹ کی بنیاد پر جو علاقے ہیں کیونکہ ضلع موسیٰ خیل اب نیا ضلع بنا ہے درمیان میں اس کو ختم کیا گیا۔ پھر بعد میں جو ہے یہ دوبارہ ایک ضلع بنا تو ابھی یہ ایک نیا ضلع ہے تو اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پوسٹیں کریٹ Creat کریں ہم سردار صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جو بھی ان کا حق بنے گا میرٹ پر ہم انشاءاللہ ان کو لیویز کی پوسٹیں دینگے ابھی

Recently ہم نے کچھ لیویز کی پوسٹیں اناؤنس کی ہیں اخبار میں آئی ہیں ضلع موسیٰ خیل کی جتنی پوسٹیں ہونگی وہ ہم بھرتی کرینگے اور ہم وہاں کے متعلقہ ڈی سی او کو باقاعدہ لکھیں گے کہ وہاں پر ان کو کتنی پوسٹیں Require ہیں جتنی پوسٹیں ان کو ضرورت ہیں ہمیں وہ کریٹ کریں گے ۔ ہم وہاں پر Appoint کرینگے۔

جناب اسپیکر: جناب والا نہیں وہ تو ٹھیک ہے سردار صاحب نے جو سپلیمنٹری سوال کیا ہے وہ آپ سمجھیں کہ مجھے لسٹ چاہئے باقی ضلعوں کی۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): اس کے لئے Fresh سوال کریں میں جواب دیدونگا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر موسیٰ خیل کے پرامن علاقے کے بارے جو منسٹر موصوف صاحب بتا رہے ہیں اصل میں لورالائی سے ڈیرہ غازیخان جاتے ہوئے موسیٰ خیل ضلع کے ہائی ویز کا بہت بڑا حصہ اس میں آتا ہے اور اس روڈ پے ہر روز ڈکیتیاں اور اس پر ٹرکوں اور بسوں کو لوٹنا روز کا معمول بن گیا ہے تو سوال میرا یہ ہے کہ لیویز کی تعداد کو بڑھانا اور اس ہائی وے کو جو موسیٰ خیل کے بعض حصے میں سے گزر رہا ہے اس کو Protect کرنا بارکھان کے جس علاقے سے گزر رہا ہے اس کو پروٹیکٹ کرنا لورالائی کے جس علاقے سے گزر رہا ہے اُسے پروٹیکٹ کرنا یہ ان کی ذمہ داری ہے کوئی دن کوئی رات ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اس روڈ پے ڈکیتیاں نہیں ہوتیں اور کوئی خوف وہراس لوٹنے والوں کو نہیں ہے آرام سے سب کچھ کر جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب نے کہہ دیا کہ ہم پوسٹیں بڑھائیں گے انشاء اللہ وہ اسے بڑھائیں گے۔ سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل اپنا سوال نمبر پکاریں۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: سوال نمبر ۲۱

☆۲۱ سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل (مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۳ء کے اجلاس میں موخر شدہ)

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۲ء کے دوران صوبہ کے مختلف اضلاع میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۶ کے کل کس قدر

ملازمین تعینات کئے گئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، آسامی جائے تعیناتی کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب اسپیکر میرا سوال ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء سے لیکر ۲۰۰۰ء تک کا ہے میں نے مختلف اضلاع میں ضلع وار اسامیوں کی تفصیل مانگی تھی یہاں پر ایک پلندہ پڑھا ہوا ہے جس میں تفصیلات مختلف اضلاع کی خالی آسامیوں پر جو بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل میں بتاتا چلوں جناب اسپیکر صاحب کوہلو میں ایک ہزار لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس کے مقابلے میں لورالائی میں ۸ لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس طرح جناب اسپیکر کچھی میں ۲۱۲ بندے اور زیارت میں ۲۶ جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے نصیرآباد میں ۲۰ بندے اور لسبیلہ میں ۱۰۲ اس میں بڑا فرق ہے بڑا گیپ ہے وزیر موصوف صاحب ہمیں یہ بتائیں کس قانون اور کس قائدے کے تحت یہ بھرتیاں عمل میں لائی گئیں اور اس میں اتنا بڑا فرق کیوں رکھا گیا ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): جناب اسپیکر صاحب یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں یہ ہماری گورنمنٹ سے پہلے ہوئی ہیں میں وزیر موصوف کو یقین دلاتا ہوں کہ اب جو Appointments ہونگی وہ میرٹ کی بنیاد پر ہونگی اور جس ضلع کا جتنا حق بنے گا ہم انشاء اللہ انکو ان کا حق دینگے اور بلاتفرق بلوچستان کے کسی بھی ضلع کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائیگا اور جو ان کا حق بنے گا ان کو دینگے باقی جہاں تک رہا ان کا دوسرا سوال وہ بہت بڑا سوال ہے یہ ایک بہت بڑا پلندہ ہے وہ وہاں اس کے میز پر رکھ دیا ہے کوئی میرے خیال میں ۱۳۰ صفحات کا پلندہ ہے باقی ہم نے لائبریری میں رکھ دیا ہے جس ممبر کو وہاں سے دیکھنا ہو وہ اس کو دیکھ سکتا ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب والا جو جواب آیا ہے۔ واقعی ضخیم ہے ہمارے پاس تو نہیں ہے ہمیں تو نہیں دیا گیا ہے وہاں رکھا ہے کل کا جو ہمیں ایجنڈا دیا گیا تھا اس میں جواب نہیں تھا اس

میں لکھا تھا کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے آج وہاں لائبریری میں رکھ دیا ہے اس کو ذرا پڑھیں گے اور ضمنی سوال اس کے پڑھنے کے بعد کریں گے اس کی اجازت ہو۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب اتنا بڑا پلندہ رکھا ہے ہمیں موقع دیا جائے تاکہ ہم اس کو پڑھیں اس کے ضمنی سوالات تیار کریں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب جواب آپ کو موصول ہوا ہے اب پڑھنا آپ کا کام تھا آج کے لئے آپ نے تیاری کرنی تھی۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر اس میں ایک ہزار کوہلو میں تعینات ہوئے ہیں اور ۱۲۰۰ پورے صوبے میں۔

جناب اسپیکر: وہ تو جواب آگیا کہ ہمارے دور سے پہلے کا ہے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: پہلے کا ہے کس نے کیا ہے کس بنیاد پے ہوا ہے کس سے پوچھیں کس کے پاس جائیں کہ ایک ہزار کوہلو میں بارہ سو پورے صوبے میں کوہلو میں وہ لوگ کیا کر رہے ہیں وہ ہمیں بتایا جائے وہ کیا صورتحال تھی کہ ایک ہزار لیویز بھرتی کر لئے گئے اور پورے صوبے میں کونسا امن ہے کہ وہاں پر صرف بارہ سو۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب اس کا جواب دیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): پتہ ہے کہ کوہلو میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بڑا گھمبیر ہے وہاں پر آئے دن راکٹ چل رہے ہیں وہاں پر لوگوں کے جان ومال کا تحفظ نہیں ہے وہاں پر لوگ روڈوں پر ٹریولنگ نہیں کرسکتے وہاں لائن مائنز بچھوائے جاتے ہیں ظاہر ہے گورنمنٹ نے کچھ دیکھا وہاں پر ایک ہزار پوسٹیں دی ہیں ہم سب بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلوچستان ایک چھوٹا سا صوبہ ہے ہمیں ان سب حالات کا پتہ ہے کہ وہاں پر کوہلو میں کیا حالات ہیں کوئی روڈ پر جا نہیں سکتا ہے اور آئے دن وہاں پر مائنز پھٹ رہے ہیں آئے دن وہاں پر راکٹ چل رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ نے وہاں کچھ دیکھ کر پوسٹیں دی ہونگی ویسے تو کوئی نہیں دے سکتا۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر یہ جو دھماکے ہو رہے ہیں یہ اس وقت کے بعد ہو رہے

ہیں جب ایک ہزار آدمی بھرتی ہوئے اس سے پہلے نہیں تھے یہ اب ہو رہے ہیں یہ ایک ہزار جب آئے ہیں ایک ہزار کی یہ کرتوت ہے مائینز رکھے جا رہے ہیں دھماکے بھی کیے جا رہے ہیں لوگوں کو بھی مارے جا رہے ہیں بس کو اغواہ کر کے لے جاتے ہیں اور ۱۰۸ آدمیوں کو مار کے چھوڑ دیتے ہیں یہ تو اب ہو رہا ہے ایک ہزار کی بھرتی ہونے کے بعد، بھرتی ہونے سے پہلے نہیں تھے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو لوگ بھرتی کیے گئے کیوں بھرتی کیے گئے کس لئے بھرتی کئے گئے اور اگر اس مقصد کیلئے بھرتی کیے ہیں تو ہمیں رونا چاہئے پھر تو مائینز نہیں ہونی چاہیے مائینز نہیں رکھنی چاہئے یہ جو مائینز رکھ رہے ہیں مائینز کا سلسلہ اس طریقے سے جاری ہے کام نہیں ہو رہا ہے چھاؤنگ کو نہیں چھوڑ رہا ہے فلاں ہو رہا ہے تو پھر ایک ہزار بندے دینے کا فائدہ کیا ہے ایک ہزار آدمیوں کا خرچہ برداشت کریں لیکن اس کے باوجود وہ امن بھی نہیں دے سکے وہ روڈ کو بھی پروٹیکٹ نہ کر سکے تو پھر فائدہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: تین ضمنی سوال ہو گئے تین سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے اگر کوئی فریش سوال ہو تو۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): تقریباً ۷۰ پرسنٹ انہوں نے لا اینڈ آرڈر کو مینٹین کیا ہے

جناب اسپیکر: تین ضمنی سوال ہو گئے تین سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے اگر کوئی فریش سوال ہو تو۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: یہ ایک ہزار آدمی لورالائی میں مداخلت کرتے ہیں۔ کوہلو میں نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ اس کا کوئی ثبوت پیش کریں کوئی تحریک لائیں۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پر گڑبڑ ہو بد معاشی ہو وہاں پر لیویز کی Strength زیادہ ہوگی جہاں پر امن ہوگا وہاں پر لیویز کی Strength کم ہوگی ہمارا علاقہ بھی قدرتی معدنیات سے مالا مال ہے وہاں پر گیس بھی ہے سب کچھ ہے اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ علاقے بھی Disturb رہیں گے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سردار اعظم صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی سردار صاحب۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ و قبائلی امور): جیسے آنر ایبل ممبر نے کہا وہ آئیں میرے ساتھ بیٹھیں اس مسئلے پر میرے ساتھ Discuss کریں جہاں وہ ثبوت پیش کریں کہ وہ دوسرے ضلع سے آ کر مداخلت کرتے ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کے خلاف کارروائی کرونگا آپ آئیں بیٹھیں

ہمارے ساتھ آپ ہمارے کولیگ ہیں۔ (شور)

جناب اسپیکر: رحیم صاحب ہوم منسٹر صاحب نے جو کہہ دیا ہے۔ رحیم صاحب Please رحیم صاحب آپ بیٹھیں سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔

☆۱۰۴ سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل:

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں اس وقت لیویز کی کل تعداد کس قدر ہے ضلع وار تفصیل دی جائے نیز لیویز کی آسامیاں کس قانون اور قاعدے کے تحت تخلیق نیز پُر کی جاتی ہیں اور ضلع وار تقسیم کے فارمولے کی وضاحت بھی کی جائے؟

وزیر داخلہ:

جواب طویل ہونے کی وجہ سے متعلقہ محکمہ سے ابھی تک موصول نہیں ہوا اگلے اجلاس میں پیش کر دیا جائیگا۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب اس پر تو لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے میرے جتنے بھی سوالات ہیں اس میں یہی لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے جواب موصول نہیں ہوتا اس کا کیا علاج ہے اس کو ہم کیا ٹیبلیٹ دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب سوال نمبر ۱۰۴ کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): چونکہ سوال کافی لمبا تھا اس وجہ سے یہ موصول نہیں ہوا ہے اس کو انشاء اللہ Next Session میں ہم دے دینگے۔

جناب اسپیکر: Next Session میں آپ جواب دے دیں۔ ٹھیک ہے OK۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل صاحب اگلا سوال اس سوال کا جواب اگلے سیشن میں پیش ہوگا جواب آئیگا جواب دے دیں گے۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: یقین دہانی کرائی تھی کہ اگلے اجلاس میں آپ کے تمام سوالوں کے جواب ہم دیں گے اس سیشن میں۔۔۔۔۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر داخلہ وقبائلی امور): پہلے والے سوالات کا جواب تو دے رہے ہیں یہ آپ نے